خواجہ بیرنگ، عارف باللہ
حضرت خواجہ باقی باللہ احراری قدس سرہُ العزیز

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی رضی الدین محمد باقی المعروف خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ہے۔ آپ ۹۷۱ھ میں کابل میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت قاضی خلجی قریشی رحمتہ اللہ علیہ تھا جو اپنے زمانے کے معروف عالم، باعمل، صاحبِ وجد وحال وفضل وکمال بزرگ تھے۔ آپ کے نانا جان کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عمر غستانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملتا ہے جو قطب ارشاد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ کے نانا ہیں۔ آپ پر بچپن ہی سے تجرید وتفرید، خلوت گزینی اور عزلت نشینی کے آثار غالب تھے۔

تحصیلِ علومِ شریعہ:

آپ نے آٹھ برس حفظ قرآن کے بعد کابل کے مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد حلوائی رحمتہ اللہ علیہ سے علوم متداولہ کا اکتساب کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں علم وعمل کے آفتاب بن کر چمکنے لگے جب فقر ودرویشی کا شوق پیدا ہوا تو ماوراء النہر، بلخ، بدخشاں اور ہندوستان کے علاوہ مختلف شہروں کا سفر اختیار کیا اور مختلف اکابرِ اولیاء کی صحبت وخدمت میں رہ کر بے شمار روحانی فیوض وبرکات حاصل کیے۔

اویسیت:

آپ حضور ﷺ، حضرت شاہ نقشبند بخاری قدس سرہ اور حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہُ العزیز کی روحانیت سے بلا واسطہ بطریق اویسیت فیض یاب تھے۔

باطنی انتساب:

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے آپ کو حضرت خواجہ امکنگی رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا حکم دیا اور آپ نے بھی حضرت خواجہ امکنان رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں:

''اے فرزند ہماری آنکھیں تمہارے انتظار میں لگی ہیں''

چنانچہ آپ حضرت خواجہ امکنان رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے وہ انتہائی شفقت سے ملے اور تین روز تک آپ کو اپنی صحبت میں رکھا، منزل مقصود تک پہنچا کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

ہندوستان میں آمد:

آپ کے مرشد گرامی حضرت خواجہ امکنگی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشادِ غیبی پا کر آپ کو ہندوستان کی طرف ہجرت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ

"وہاں ایک عزیز الوجود ہستی (حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی طرف اشارہ تھا) آپ کے حلقہ بیعت میں شامل ہوگی جس کے ذریعے تمام عالم منور ہو جائے گا"

چنانچہ ہندوستان میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو فروغ دینے والے پہلے شخص آپ ہی ہیں جن کی توجہاتِ قدسیہ اور تجدیدی کارناموں نے ہندوستان کی قسمت بدل کر رکھ دی۔ آپ کے حلقہ بیعت وصحبت سے ہزاروں صلحاء وصوفیاء پیدا ہوئے۔

آپ نے ہندوستان کے مرکزی شہر دہلی میں دریائے جمنا کے کنارے قلعہ فیروز آباد میں مستقل قیام اختیار کیا اور آپ کی تشریف آوری سے پانچ، چھ سال کے اندر اندر روحانی حلقوں میں انقلاب برپا ہو گیا۔ عامتہ المسلمین اور علماء ومشائخ کے علاوہ اعیان مملکت اور ارکانِ سلطنت بھی آپ کے حلقہ بیعت میں شامل ہوئے۔

شیخ فرید بخاری، عبدالرحیم خان خاناں، مرزا قلیج خان اور صدرِ جہاں وغیرہ بھی آپ کے نیاز مندوں میں شامل ہوئے۔

توجہ اتحادی:

ایک روز چند لوگ آپ کے ہاں مہمان ہوئے کھانے پینے کے لئے کچھ موجود نہ تھا آپ کو ان کی ضیافت کی فکر لاحق ہوئی اتفاقاً ہمسایہ نانبائی حضرت خواجہ حسن رحمتہ اللہ علیہ کو اس تشویش کا علم ہوا اور مرغن نان ونہاری آپ کی خدمت میں پیش کر دی آپ ان کے اس سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور فرمایا: جو جی چاہے مانگ لو اُس نے عرض کی مجھے اپنی مثل بنا دیں آپ نے فرمایا کہ تم اس حالت کے متحمل نہیں ہو سکتے کوئی اور چیز مانگ لو وہ اس سوال پر مصر رہا مگر آپ اعراض فرماتے تھے حتیٰ کہ اس نے بہت لجاجت کی ناچار آپ اُسے حجرہ میں لے گئے اور اُس پر توجہ اتحادی ڈالی جب حجرہ سے باہر تشریف لائے تو آپ اور اُس نانبائی کی شکل وصورت میں کوئی فرق نہ رہا لوگوں کے لئے امتیاز کرنا مشکل ہو گیا البتہ اتنا فرق تھا کہ آپ باہوش تھے اور نانبائی بے خود اور مدہوش تھا آخر تین روز کے بعد اسی حالتِ سکر ومدہوشی میں واصل بحق ہو گیا۔

مشن کی تکمیل:

آپ کی نظر کیمیا، توجہ اکسیر اور دعا مستجاب تھی اسی لئے آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا اپنے عظیم روحانی مشن کی تکمیل کے بعد بالآخر تمام روحانی نظام حضرت مجدد الف ثانی کے سپرد فرما دیا۔

وصال: آپ ۲۵ جمادی الثانی بروز شنبہ ۱۰۱۲ھ بعد نماز عصر ذکر اسمِ ذات کرتے ہوئے عالم قدس میں جا پہنچے۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں فیروز شاہ کے قبرستان میں صحنِ مسجد کے متصل واقع ہے۔